تصریحات

الحمد للہ ثم الحمد للہ ۔۔ پاکستان میں حدودِ شرعیہ کے نفاذ کا اعلان ہوا۔ اور ملکی معیشت کو سود جیسی لعنت سے پاک کرنے اور اسے خالصۃً اسلامی نظامِ معیشت کی بنیادوں پر استوار کرنے کی ابتداء کردی گئی ہے ـــــــ پاکستان میں ملتِ اسلامیہ کا قافلہ تینتیس سال تک تاریکیوں میں بھٹکنے کے بعد منزل کے قریب پہنچنے میں کامیاب ہوا ہے، اس پر رب العزت کا جس قدر بھی شکریہ ادا کیا جائے کم ہے ـــ!

پاکستان میں حدودِ شرعیہ کا نفاذ کسی دورِ ظلم و ستم کا آغاز نہیں، بلکہ خدائے لم یزل کی بے پایاں رحمتوں اور اسلام ایسی نعمتِ عظمیٰ کی برکاتِ وافرہ کو سمیٹنے کی ابتداء ہے ـــــ لیکن اسلام جتنی بڑی نعمت ہے ہمارے آج کے معاشرہ میں اس کی ترویج ہمارے لیے اتنا ہی بڑا چیلنج بھی ہے ـــــ پاکستان میں یہ تجربہ اس وقت کیا جا رہا ہے جب کہ تقریباً تمام دنیا مختلف ازموں اور متعدد خود ساختہ نظام ہائے زندگی کو آزما کر اپنی سیاسی، معاشی اور معاشرتی بے چینیوں پر قابو پانے میں بری طرح ناکام ہو چکی ہے ـــــ اشتراکی الحاد افغانستان میں اپنے پنجے گاڑ چکا ہے۔ اور خود پاکستان میں سوشلزم اس کی نظریاتی سرحدوں پر مسلسل پانچ سال تک حملہ آور رہ کر اپنے اثراتِ بد سے خاصی حد تک اسے متاثر کر چکا ہے۔ چنانچہ ملک میں عوام الناس کا ایک بڑا طبقہ، جو اسلامی حدود و قیود کو اپنی من مانی خوشحالی کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ تصور کرتا ہے، اس تجربہ کو ہر قیمت پر ناکام ثابت کرنے پر تلا بیٹھا ہے (بارہ ربیع الاول کے

اعلان کے فوراً بعد چوری اور ڈاکہ زنی کی کئی وارداتیں ہمارے اس ادّعا کا منہ بولتا ثبوت ہیں)
علاوہ ازیں کچھ سیاستدان سوئے اپنی سیاسی نافہمیوں اور کج فہمیوں کی بناپر دانستہ یا نادانستہ طور پر اس کارِ خیر کی راہ میں روڑے اٹکانے کی مذموم کوشش کر رہے ہیں۔

یہ وہ حالات ہیں جن میں پاکستان کی موجودہ قیادت نے نظامِ اسلام کے نفاذ کی عظیم تر ذمہ داری قبول کی ہے۔ اور پوری دنیا کی نگاہیں اس خطۂ ارض پر مرکوز ہیں کہ دیکھیں اب حالات کیا رخ اختیار کرتے ہیں۔ اور یہ ملک اس تجربہ میں کہاں تک کامیاب ہوتا ہے ——— لہٰذا یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اگر پاکستان اس امتحان میں کامیاب ہو جاتا ہے تو پوری دنیا "اسلامی انقلاب زندہ باد" کے نعرے سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہے گی ——— لیکن خدانخواستہ اگر ہم اپنی کوتاہیوں کی بناپر نفاذِ اسلام کی ذمہ داریوں سے کماحقہٗ عہدہ برآ نہیں ہو پاتے تو خدشہ ہے کہ پوری دنیا تو کیا، خود پاکستان میں بھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو اپنے تئیں مسلمان کہلانے کے باوجود "کیا یہی ہے تمہارا اسلام" کا طعنہ دے کر داعیانِ اسلام کی راہ مارنے کی کوشش کریں گے۔

پس یہ لمحہ انتہائی نازک ہے ——— پاکستان میں اس تجربہ کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے مسلسل اور انتھک محنت کے علاوہ جرأت و عزیمت، ہمت و استقلال، صبر و توکل، خلوص و ایثار، اور جوش کے ساتھ ساتھ ہوش کی بھی ضرورت ہے ———
بارہ ربیع الاول کے اعلانات جہاں انتہائی خوش آئند ہیں، وہاں ان میں کچھ جھول بھی باقی ہیں ——— کیا ہی بہتر ہوتا کہ شراب کے استعمال پر پابندی کے سلسلہ میں غیر مسلموں کو مستثنیٰ قرار نہ دیا جاتا۔ کہ یہ تو ایک بہت بڑا چور دروازہ ہے ——— جو شخص مسلمان ہونے کے باوجود شراب بھی پی لیتا ہے۔ وہ شراب پینے کے لیے غیر مسلموں سے روابط رکھ سکتا یا ان کی تقریبات میں شریک بھی ہو سکتا ہے ——— علاوہ ازیں سابقہ دورِ حکومت میں جب شراب پر پابندی کے سلسلہ میں غیر مسلموں کو اس حکم سے مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا تو بعض عیسائی راہنماؤں نے یہ کہہ کر کہ "شراب تو ہمارے مذہب میں بھی حرام ہے" اسے اپنی اور اپنے مذہب کی توہین قرار دیا تھا۔

اسی طرح اگر زنا کی سزا رجم وغیرہ مقرر کی گئی ہے تو زنا کے ان محرکات پر پابندی عائد کرنے کی بدرجۂ اولیٰ ضرورت ہے جو خواہشاتِ حیوانی کو مہمیز کرتے، اور شہوانی جذبات

کو بھڑکانے میں انتہائی مؤثر کردار ادا کرتے ہیں ـــــــ کیا یہ عجیب بات نہ ہوگی کہ لچر اور بیہودہ، فلموں پر تو پابندی عائد نہ ہو، ریڈیو سے فلمی نغمات کی بھرمار بھی جاری رہے، بسوں اور موٹر گاڑیوں میں انتہائی فحش ریکارڈنگ ـــــــ جو آج کل کچھ زیادہ ہی ہو رہی ہے۔ اور کوئی بھی اس کا نوٹس نہیں لیتا۔ حالانکہ اسے کافی دیر قبل ممنوع قرار دیا جا چکا ہے ـــــــ بھی ہوتی رہے۔ عورتوں کا حیا سوز لباس پہن کر بازاروں میں بے پردہ پھرنا تو جائز ہو اور مخلوط تعلیم کی لعنت بھی بدستور رہے ـــــــ لیکن زنا کے ان تمام محرکات کی موجودگی کے باوصف اگر کوئی زنا کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ شرعی سزا کا مستوجب ٹھہرے؟

مزید برآں مختلف شہروں میں بدکاری کے اڈوں کے انسداد، خاندانی منصوبہ بندی ایسے ننگِ اسلام ادارہ کے خاتمہ اور فحش لٹریچر اور عریاں تصاویر پر پابندی کے سلسلہ میں کوئی واضح لائحہ عمل اور ٹھوس پروگرام سامنے نہیں آیا ـــــــ تو کیا ان تلخ حقائق کی موجودگی میں انتہائی سزاؤں کا نفاذ کیا واقعی حکمتِ اسلامیہ کے عین مطابق ہے؟ ـــــــ ہمارا یہ مطلب نہیں کہ شرعی حدود کا اجراء غلط ہے۔ "حاشا وکلا!" بلکہ مدعائے گذارش صرف یہ ہے کہ زنا کے مکمل انسداد کے لیے شرعی حدود کے نفاذ کے علاوہ اس کے اسباب و ذرائع اور اس کے محرکات پر بھی فوری پابندی بدرجۂ اولیٰ مطلوب ہے۔ بہ الفاظِ دیگر ہمیں اسلام کے کسی بھی حکم کے نفاذ کے لیے اس کی تمام تر جزئیات کا لحاظ رکھنا ہوگا ـــــــ اور پھر یہ بات بھی انتہائی اہم ہے کہ جو حکم نافذ ہو اس پر کما حقہٗ عمل درآمد کے لیے فوری اقدامات بھی کیے جائیں ـــــــ یقین کیجیے فی الوقت شرعی حدود کے قیام کے سلسلہ میں عوام میں انتہائی خوشگوار تاثر پایا جاتا ہے ـــــــ اب یہ حکومت کا کام ہے کہ وہ اس تاثر کو اپنی حکمتِ عملی سے برقرار رکھنے میں کامیاب ہوتی ہے یا خدانخواستہ بے جا نرمی و مداہنت کا شکار ہو کر اسے زائل کر دیتی ہے۔

آخر میں ہم جناب صدرِ مملکت کی خدمت میں ہدیۂ تحسین و تبریک پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے کفر و ضلالت کے اس تاریک دور میں اسلام کی قندیل روشن کی ہے ـــــــ خدا کرے کہ وہ اسلام کے ایک عظیم مشعل بردار، نقیب اور رجلِ عظیم ثابت ہوں، جن کی قیادت میں ملتِ اسلامیہ کا قافلہ بخیر و خوبی ساحلِ مراد سے ہمکنار ہو۔

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین آباد!

(اکرام اللہ ساجد)